

پھانسی کی سزا اور عالمی قوانین

عالمی تنظیمیں پھانسی کی سزا کو حقوق انسانی کے خلاف تسلیم کرتے ہیں، چونکہ یہ سزا بہت زیادہ اذیتناک ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو غیر انسانی بھی کہا جاتا ہے۔ 1971 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک رزلوشن پاس کیا کہ "حق برائے زندگی کی ضمانت کو پوری طرح سے یقینی بنانے کے لیے یونیورسل ڈیکلیریشن آف ہیومن رائٹس کے ذریعہ ان

ایڈووکیٹ ابو بکر سبحان

حالیہ دنوں میں اٹھارہ ہجرت کی ایک عدالت نے سپریم بلاسٹ کے مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے 38 ملزمین کو پھانسی کی سزا سنائی ہے، ان بلاسٹ کے دوران تقریباً 156 افراد جان بحق ہوئے تھے جب کہ 200 سے زائد افراد شدید زخمی ہوئے تھے، لگ بھگ 15 سال کے طویل عرصے کے بعد یہ فیصلہ آیا، اس فیصلے کے بعد کئی سوال موضوع بحث رہے جن میں ایک اہم موضوع ہمارے ملک میں پھانسی کی سزا اور عالمی سزا پر پھانسی یا موت کی سزا کو لے کر ہونے والا وہ کہیں رہا۔ دنیا کے اکثر پیشتر ممالک اپنے دستور و قوانین میں تبدیلی کر کے موت کی سزا خصوصاً پھانسی کی سزا کو مکمل طور سے ختم کر چکے ہیں۔ لیکن کیا ہمارے ملک میں پھانسی یا موت کی سزا ہی انصاف کا واحد طریقہ ہے؟ وہیں دوسری طرف ملک کے ایک مخصوص اقلیتی طبقے کا خیال ہے کہ ہمارے ملک میں پھانسی کی سزا صرف اسی ایک اقلیتی طبقے کے لیے ہی تھی ہے۔

1980 میں سپریم کورٹ آف انڈیا نے "پہلے نام اسٹیٹ آف پنجاب" کا تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ سزا موت صرف اور صرف بہت ہی مخصوص مقدمات (Rarest of rare cases) میں ہی دی جاسکتی ہے، لیکن چونکہ عدالتوں کو اپنی سمجھ اور اصول پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اس وجہ سے اس کی کوئی اصولی تعریف موجود نہیں ہے، سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد درجہ کم کرنے کا اختیار صرف صدر جمہوریہ کے پاس ہوتا ہے۔ لیکن ماضی میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ ہمارے ملک کے صدر جمہوریہ "مری پشٹن" کو زیر التوا رکھنے کی پالیسی پر ہی عمل کرتے رہے ہیں۔

عالمی سطح پر پھانسی کی سزا یا سزائے موت پر ہمارے ملک کا نظریہ ابھی تک رگڑوں رہا ہے، اقوام متحدہ نے عالمی کنونشن برائے شہری و سیاسی حقوق کو پیش کیا تو دیگر ممالک کے ساتھ ہجرت بھی اس کنونشن کے مطابق اپنے ملک سے پھانسی کی سزا کو ختم کرنے اور اس صحت میں پیش رفت کرنے کے لیے اصولاً پابند تھا لیکن اس کو ریٹھانی کرنے کے بجائے بعد میں چین اور سعودی عرب کے ساتھ مل کر اقوام متحدہ کی اس رزلوشن کی مخالفت میں ووٹ دیا، پھانسی کے تحت سزائے موت پر پھانسی کی سزا کو ختم کرنے کی گئی تھی۔

اٹھارویں صدی میں سوئی کے اواخر میں سزائے موت کے خلاف یورپ میں پہلی بار تحریک شروع ہوتی ہے، اس سے پہلے سزائے موت کسی بھی جرم کی پاداش میں سزا دی جاتی تھی حتیٰ کہ چوری کے الزام میں بھی سزائے موت کی سزا سنائے جانے کے واقعات موجود ہیں۔ 1794 میں امریکہ کی ایک ریاست پنسیلوانیا نے پہلی بار سزائے موت کو ختم کرنا شروع کیا جس کے مطابق صرف وہاں تک کے واقعات میں



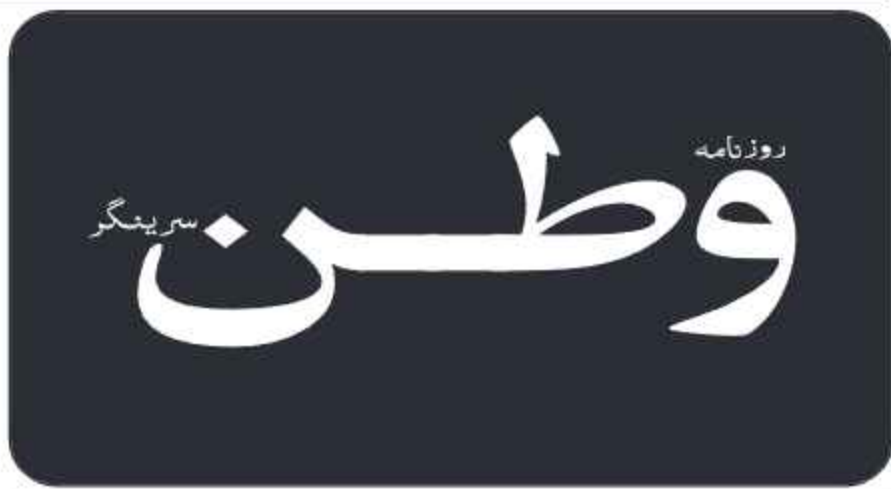
جرم کو مزید محدود کیا جاتا ہے جن کی سزا کے طور پر پھانسی کی اجازت ہوگی، ہمارا ارادہ و مقصد ہے کہ ہم پھانسی کی سزا کو پوری طرح سے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اس رزلوشن کی 1977 میں ایک بار پھر توثیق کی۔

1983 میں یورپین یونین نے حقوق انسانی پر کنونشن کیا، نیز 1989 میں انٹرنیشنل کوڈنٹ برائے شہری و سیاسی حقوق کا انعقاد ہوا، جس کے تحت تمام ہی ممالک ہمارے ملک سے یہ معاہدہ لیا گیا کہ وہ اپنے ممالک میں کسی بھی مجرم کو پھانسی کے تحت نہیں چڑھائیں گے، یعنی عملاً اس پر پابندی لگانے کو لے کر مجرم پر پھانسی کی سزا کو ختم کر دیا گیا۔ 1997 میں اور پھر یورپین یونین نے 1998 میں اپنی ممبر شپ کے لیے یہ شرط بنادی کہ اگر کسی ملک میں اس کی کسی ممبر شپ یعنی ہوتو پہلے وہ اپنے ملک میں پھانسی کی سزا کو ختم کر دے گا، ان شرائط کو تسلیم کرتے ہوئے ہی چیک، پولینڈ، ہنگری، رومانیہ، سلوواکیہ اور سلوواکیہ نے ممبر شپ حاصل کی کہ وہ سزائے موت کو اپنے ممالک میں ختم کریں گے۔ 1990 کی دہائی میں انگولا، جوتی، شیبیا جیسے متعدد افریقی ممالک نے بھی پھانسی کی سزا کو اپنے ملک میں ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔

تاریخ کا پہلا ملک جس نے قتل کے ساتھ دیگر خطرات کی نوعیت کے الزامات میں بھی پھانسی کی سزا کو پوری طرح سے ختم کیا، ان الزامات میں ملک سے غداری اور جرم جرم بھی شامل ہیں۔ یورپین ممالک میں سین مینو پہلا یورپین ملک ہے جس نے 1865 میں پھانسی کی سزا کو قانونی طور پر پوری طرح سے ختم کرنے کا اعلان کیا۔

تیسویں صدی کے دوران سیاسی و سماجی بدلاؤ زیادہ رہے، نیدرلینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک اور اٹلی نے صدی کے اوائل میں ہی سزائے موت اپنے ممالک میں ختم کر دی تھیں، ہسپانیہ نے اپنے دور میں دو بارہ الٹی میں پھانسی کی سزا کو شروع کر دیا تھا۔ 1960 کی دہائی میں تقریباً 25 دیگر ممالک نے پھانسی کی سزا کو ختم کرنے کے لیے اپنی سزا کو ختم کر دیا تھا، جب کہ ان میں سے کچھ ممالک نے ملک سے غداری کی سزا کے طور پر پھانسی یا سزائے موت کو ختم کر دیا تھا۔ انگریزوں نے 1965 میں ہی قتل کی سزا کے طور پر پھانسی کو ختم کر دیا تھا تاہم ملک سے غداری، جتنی جرم جیسے جرائم کی سزا میں پھانسی کو برقرار رکھا گیا تھا جس کو 1998 میں پوری طرح ختم کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔

پھانسی کی سزا کے خلاف آج پوری دنیا میں ایک بڑی تحریک کام کر رہی ہے، حقوق انسانی کے لیے کام کرنے والی



سڑکوں پر موت کا خونیں رقص یہ سلسلہ تھمنے کا نام کیوں نہیں لیتا؟

جوں و کشیر کے دونوں خطوں میں گزشتہ کچھ عرصے سے سڑک حادثات اور ان حادثات میں انسانی جانوں کے نسیان کا سلسلہ جاری ہے۔ پچھلے ایک ماہ کے دوران کم و بیش پچیس افراد سڑک حادثات کی نذر ہو کر اپنی جانوں سے ہاتھ موٹے ہیں اور ان حادثات میں ہونے والے انسانی جانوں کے ستارے سے کئی کیوں کی حالت دگرگون ہو جانے کے ساتھ ساتھ کئی، الدین کے خواب بھی ہمیشہ کے لئے زمین پر ہی ہوئے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حکومت کی جانب سے جوں و کشیر کے اندر ٹریفک نظام میں سدھار لانے کے حوالے سے کی طرح کے اقدامات کے باوجود بھی یہ بات بھی اپنی جگہ ایک سلسلہ حقیقت ہے کہ ابھی اس حوالے سے بہت کچھ کرنا باقی ہے اور اس سلسلے میں جس قدر جلدی اقدامات کیے جائیں گے اتنا ہی جتن و کوشش ہوگا۔ دریں اثنا توشیح کے لائق یہ بات بھی ہے کہ سماجی سطح پر بھی سڑک حادثات کو روکنے کے حوالے سے کوئی خاص اقدامات نہیں کیے جا رہے ہیں اور والدین اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ہاتھوں میں گاڑیاں ہتھیار ہیں اور پھر بھی یہ یا تو بچے بچے سڑک حادثات اور انسانی جانوں کے اتلا ف کا موجب بن جاتے ہیں۔ پچھلے ایام میں سرینگر، جموں، تھانی، شہرہ اور سرینگر لداخ قومی سڑک یا پھر کئی ڈوڑھ بھدراہ کے دشار گذر پھاڑی راستوں پر سڑک حادثات رونما ہوتے تھے، اور ان حادثات سے پوری ریاست لرز جاتی تھی۔ لیکن آج کل روزانہ درجنوں لوگ شہروں اور قصبوں میں سڑک حادثات میں جاں بحق ہو رہے ہیں۔ اتنا مایہ اور عام لوگ بھی ان حادثات کو سرسری طور پر لیتے ہیں۔ اگر شہر سرینگر کا ہی جائزہ لیا جائے تو قریب 12 لاکھ چھوٹی بڑی گاڑیاں روزانہ سڑکوں پر چلتی پھرتی نظر آ رہی ہیں۔ اکثر سڑکوں پر گھنٹوں تک ٹریفک جام ہوتا ہے، کیونکہ سڑکیں بنانے سے سڑک کا سرفرازی آ رہی ہے۔ یہاں تک کہ سڑک پر اپنی سڑکوں کی مرمت بھی برائے نام کرتی ہے۔ سرینگر، گاندھل، سڑک، سرینگر، پانچو سڑک اور تارہ بل سڑک پر روزانہ درجنوں لوگ موت کے ڈالے لے جاتے ہیں۔ سڑکوں کی خرابی، ڈورا، دیواروں کی خرابی، ٹریفک رولز کی خلاف ورزی اور ان حادثات کی بنیادی وجہ ہے۔ شاید سے میں آج کے گاڑیوں پر زیادہ تر حادثات موٹر سائیکل، موٹر سائیکل، سواری کی تیز رفتاری سے سڑکوں پر فضول گھومنے نظر آتے ہیں اور وہ بھی ٹریفک قوانین کی پاسداری نہیں کرتے۔ اکثر موٹر سائیکل سواریاں سووارہ حال گھرانوں کے بچوں سے بچے ہیں جو موٹر سائیکل پر صرف آوارہ گردی کرتے ہیں، لیکن ٹریفک کے نام پر نہیں کاٹ جاتے کہ نام پر اور نہیں کسی اور نام پر بڑے، الدین کو موٹر سائیکل پر خریدنے کیلئے مجبور کرتے ہیں لیکن بعد میں یہی سواری ان کے موت اور جسمانی طور پر تیز ہونے کا باعث بن جاتی ہے۔ سرینگر، ٹریفک پولیس نے ایک ڈرو اور ایم ان موٹر سائیکل سواریوں کے خلاف شروع کی تھی جس دوران ہنگاموں اور موٹر سائیکل سڑک کے خلاف شروع کیے گئے، اور جنوں کے خلاف عدالتوں میں چالان پیش کئے گئے تھے۔ ٹریفک پولیس کی اس مہم کو اپنی سطحوں میں سراہا گیا تھا لیکن چند دن بعد ہی یہ مہم ٹھہری پڑی اور نتیجے کے طور پر جرم سڑکوں پر موت کا رقص ہو رہا ہے۔ ٹریفک یا سڑک حادثات پر عوامی منتقلی میں زبردست توشیح پائی جا رہی ہے۔ ٹریفک یا سڑک حادثات کو روکنے کیلئے سڑکاری انسپشن کو ایک ڈورس پالیسی اختیار کرنی ہوگی۔ سڑکوں کی کشادگی کرنی ہوگی، ٹریفک رولز کی روک تھام کیلئے مختلف جگہوں پر خصوصی کمرے نصب کرنے ہوتے تاکہ تیز رفتاری سے سڑک پر جانے والے لوگوں کی گاڑیاں یا تو ضبط کر لی جائیں یا ان کے ڈرائیونگ لائسنس منسوخ کئے جائیں، تب جا کر یہ ممکن ہے کہ بڑھتے ہوئے ٹریفک حادثات پر پروک لگ سکیں۔ ٹریفک پولیس اور دیگر متعلقہ ایجنسیوں کو سنجیدہ مسئلے پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ والدین پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو موٹر سائیکل عوامی کیلئے فراہم نہ کریں کیونکہ یہ سواری ان کی موت کا باعث بن رہی ہے۔ ٹریفک قوانین کے حوالے سے سڑکاری اور بیداری مہم چلانے کی بھی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں ذرائع ابلاغ کو کامیاب رول ادا کرنا پڑے گا تاکہ سڑکاری مہم پوری ایک بیداری کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں ملانے والے ایسے مساجد اور زمین کارکن کا ہم بھی اہم رول بنتا ہے۔

- ناریل کا پانی
- لیوں کا جوس یا اسکیٹین
- فالسے کا شربت
- آبی آلو بخارے کا شربت
- دودھ یا دھن کی دھنکی

- جہت اسٹروک سے بچاؤ کی تدابیر
- گرمیوں میں ہیٹ اسٹروک کے امکانات ہوتے ہیں چنانچہ اس سے بچنے کے لیے تدابیر بھی اپنانی چاہیے تاکہ ممکنہ نقصان سے بچا جاسکے۔
- پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال
- گرم موسم میں پانی کا زیادہ استعمال کرنا چاہیے روزانہ

- وجوہات
- گرم اور خشک موسم
- شدید گرمی میں پانی پینے بغیر محنت، مشقت یا ورزش کرنا
- جسم میں پانی کی کمی
- ذیابیطس کا بڑھ جانا

پروفیسر حکیم سید عمران فیاض

ہفتاب سمیت ملک کے کئی شہروں میں گرمی کی شدید ہار برقرار ہے، آج کل درجہ حرارت 41-44 گری سینٹی گریڈ تک پہنچ چکا ہے۔ محکمہ موسمیات نے گرمی کی شدید ہار سے خبردار کر دیا، جو لوگ گھر سے باہر زیادہ وقت گزارتے ہیں ان کو ہیٹ اسٹروک کا بھی زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ اس موقع پر ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں بہت ہی تبدیلیاں رونما ہونی چاہئیں۔ جنھیں نظر انداز کرنا ہمارے لیے بہت سی مشکلات کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لیے گرمی کے ان ایام میں ہمیں شدید احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ تاکہ آنے والے خطرات سے بچا جاسکے۔

اس موسم میں ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے ارد گرد کے ماحول کو زیادہ سے زیادہ سبز بنائیں۔ اور اپنے گھر۔ محلے۔ پارک۔ گلی اور ارد گرد زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں۔ کیونکہ پودے ماحول پانی آلودگی کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ گرمی میں کمی کا باعث بنتے ہیں۔ اور ہم شدید گرمی اور لو سے بچنے کیلئے ان کی دل کا سہارا لے سکتے ہیں۔

گرم اشیاء اور الکوحل مشروبات۔ پانی۔ سگے سے پرہیز کریں۔ گرم اشیاء، پانی کا استعمال کم کیجئے، جبکہ الکوحل اور سگے والے مشروبات سے پرہیز لازمی کرنا چاہیے، کولڈ ڈرنکس کی بجائے پانی، لسی، اور دوسری مشروبات کا استعمال کریں۔

ایسی چیزیں جو آپ کو دھوپ سے محفوظ رکھیں طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ باوجود گھروں سے نکلنے، زیادہ دیر تک دھوپ میں نہ رہنے، ہاتھوں کو سر ڈھانپ کر رکھنے، اگر کھانا کھانے سے قبل ہاتھوں سے سسر اور زخم ڈھانپ کر رکھنے اور اپنے ساتھ پانی کی ایک بوتل ضرور رکھیں اور ہر 20 سے 30 منٹ کے بعد پانی پینے جبکہ ایک اسپرے بھی رکھنا چاہیے، جس میں مرچ لگا کر، یا جیرینٹ اسپرے پانی کے ساتھ ملا یا جائے جس سے چہرے کو کھنڈر رکھا جاسکتا ہے۔

کم از کم تین لیٹر پانی تو لازمی پینا چاہیے، خاص طور پر پانی کے ذریعے اپنے جسم میں نمکیات اور پانی کا توازن برقرار رکھنا چاہیے۔

بچے ہم کو کھنڈر رکھنے کے لیے ایسی غذاؤں اور مشروبات کا استعمال کریں جو آپ کو کھنڈر رکھے۔

- کھجور کا جوس

- دھوپ میں براہ راست زیادہ دیر نہ رہنا
- علامات
- سرخ اور گرم جلد
- جسم کا درجہ حرارت 104 ڈگری فارن ہائیٹ ہو جانا
- غشی طاری ہونا
- دل کی دھڑکن بہت زیادہ بڑھ جانا

دیں اور اس کے پیرسی اوچی چیز پر رکھ دیں۔

مریض کے جسم پر کھنڈری پٹیاں رکھیں یا کھنڈر پانی چھڑکیں، مریض کو کھنڈر کے قریب کر دیں، یا کسی چیز سے لپکھا جائیں۔

• مریض کو فوری طور پر ہسپتال پہنچانے کی کوشش کریں۔

موسم گرما کا آغاز اپریل کے وسط سے ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض طبی تغیر و تبدیلی کی بدولت گرمی کے سخت دن تو صرف ماحول کو تغیر آ رام دہ بناتے ہیں بلکہ آپ کے جسم کا درجہ حرارت بھی بڑھا دیتے ہیں، جو مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے ان ایام کے دوران ہیٹ اسٹروک کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس سے بچاؤ کیلئے احتیاطی تدابیر اپنانا بہت ضروری ہیں۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

